کاروبار کے لیے سودی قرض لینا

فتوی نمبر: WAT-576

تاریخ اجراء: 20رجب المرجب1443ھ /22فروری2022

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کاروبار کے لیے سرکاری بینک سے سودی قرض لینا کیسا ہے، جبکہ کاروبار میں اتنا قرض سرکاری بینک ہی سے ممکن ہے اور ہمارے یہاں کے بینک سود پر قرض دیتے ہیں۔ اور بڑی رقم یا کاروباری قرض لینے پر تقریبا25 سے 30 فیصد معاف کر دیتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بینک سود کے بغیر قرض نہیں دیتا اور کاروبار کے لیے سودی قرض لینا حرام ہے اور سودی قرض لینے والے پر توبہ کرنا فرض ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بینک سے قرض لینے کی اجازت نہیں ہے۔ روزی دینے والی ذات اللہ کریم کی ہے، اُسی کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے، انسان کے مقدر میں جتنا رزق ہے، وہ اسے مل کر ہی رہے گا، اس یقین کے ساتھ حلال ذرائع سے اسے طلب کیا جائے، حرام کی طرف جانے کی اجازت نہیں ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أيها الناس اتقوا الله وأجملوا في الطلب، فإن نفسا لن تموت حتى تستوفي رزقها وإن أبطأ عنها، فاتقوا الله وأجملوا في الطلب، خذوا ما حل، ودعوا ما حرم» "ترجمہ: اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اچھے طریقے سے تلاش کرو کہ کوئی جان اس وقت تک نہیں مرے گی جب تک وہ اپنا سارا رزق وصول نہ کر لے اگرچہ تاخیر سے ہی وصول ہو، تو اللہ تعالی سے ڈرو اور اچھے طریقے سے تلاش کرو، حلال لو اور حرام کو چھوڑو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ، ج02، ص725، دار احیاء الکتب العربیۃ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری